

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مصنف کے حالات

مصنفؒ کی پیدائش ۱۲۱۵ھ ۱۸۶۲ء میں ہے اور وہ ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے انکے والد نام حاجی بشیر خان تھا انکے اور بھی بھائی تھے بعض کہتے ہیں کہ انکے چار بھائی تھے اور بعض کہتے ہیں انکے تین بھائی تھے پہلے بیٹے کا نام قاری عبد اللہ تھا دوسرے ہمارے مصنف قاری عبد الرحمنؒ تھے تیسرے قاری حبیب الرحمنؒ تھے جو تھے میں اختلاف ہے لیکن جن کے نزدیک جو تھا بیٹا تھا انکے نزدیک چوتھے کا نام قاری نور محمد ہے۔

۱۸۵۷ء میں ہندوستان میں جنگ آزادی شروع ہوئی حاجی بشیرؒ بھی جنگ میں حصہ لیا تھا اسکے بعد حاجی بشیرؒ نے ۱۲۸۳ھ میں ہجرت کی ملکہ مکرہ کی طرف اس وقت ہمارے مصنف کی عمر ۳۳ سال کی تھی۔

حاجی بشیرؒ نے ملکہ مکرہ میں جلد سازی کا کام شروع کیا اور پیسے کمائے اب بچوں کی تعلیم کا مسئلہ آگیا تو وہاں ایک مدرسہ تھا جس کا نام تھا مدرسہ مولتیہ یہ مدرسہ ایک مال دار عورت نے کھولا تھا جس کا نام تھا بیگم صولۃ النساء یہ عورت بمبئی کی تھی یہ مدرسہ ۱۲۹۲ھ میں شروع ہوا تھا اس مدرسہ کے پہلے استاد مولانا رحمۃ اللہ کیرانویؒ تھے اور انہوں نے ہی اس مدرسہ کی بنیاد لگائی تھی اور یہ ایک کتاب جس کا نام اظہار الحق ہے اسکے مصنف ہے انہوں نے اس کتاب میں عسائیوں کی تردید کی ہے توحب مدرسہ شروع ہوا حاجی بشیرؒ نے بچوں کو مدرسہ میں داخل کیا پہلے قاری عبد اللہ کو قاری رحمۃ اللہ کیرانوی کے پاس لے گئے تو قاری رحمۃ اللہ نے قاری عبد اللہ کو مدرسہ کے دوسرے استاد قاری عبد القادر کے حوالے کر دیا قاری رحمۃ اللہ نے کیرانہ سے ہجرت کی تھی اور انکی وفات ۱۳۰۸ھ میں ہوئی۔

قاری عبد القادر حرم میں پڑھاتے تھے باب ابراہیم کے پاس اور قاری عبد اللہ نے باب ابراہیم میں حفظ ختم کیا اور انہوں نے تجوید اور قرأت شیخ ابراہیم سعد ابن علی المصریؒ سے پڑھی جب فارغ ہوئے تو اسی مدرسہ میں پڑھانے لگے شیخ ابراہیم سعد ابن علی مدرسہ مولتیہ کے پہلے تجوید کے استاد تھے جب شیخ ابراہیم سعد ابن علی کا انتقال ہوا تو انکی جگہ پر قاری عبد اللہ کو رکھا گیا تھا قاری عبد اللہ نے تقریباً چالیس سال تک مدرسہ میں قرآن کی خدمت کی اور انکا انتقال ہوا ۱۳۳۰ھ میں انگریزی ۱۹۱۹ء اور وہ جنت المعلمہ میں دفن ہوئے ہمارے مصنف نے بھی وہیں تعلیم حاصل کی اور انہوں نے علم تجوید اور علم قرأت اپنے بڑے بھائی سے پڑھی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد انکو بھی وہاں پڑھانے کا موقع مل گیا چند سال پڑھانے کے بعد ہندوستان واپس چلے آئے وہاں الہ آباد میں ایک مدرسہ تھا جس کا نام احیاء العلوم تھا وہاں تدریس شروع کی اور وہاں ہی انکا ایک طالب علم تھا جنکا نام مولانا قاری محبوب علی تھا وہ حضرت کے متبیین تھے اور وہ لکھنؤ کے رہنے والے تھے تو انہوں نے حضرت کو